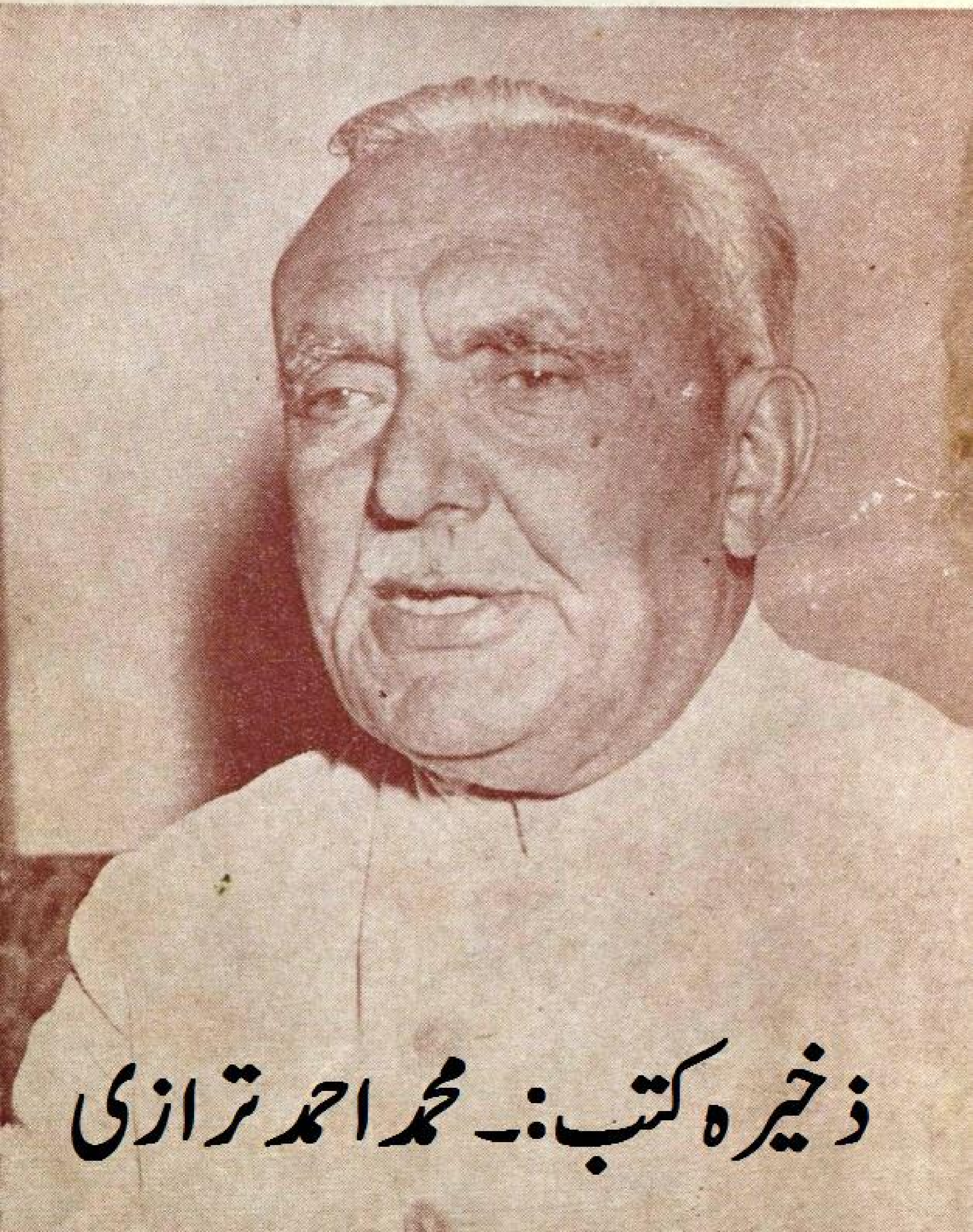
فرمودہ ڈاکٹر خان صاحب



ذخیرہ کتب:۔ محمد احمد ترازی

فرمودۂ خان صاحب

ذخیرہ کتب:۔ محمد احمد ترازی

پاکستان ری پبلکن پارٹی کے قائد اور مغربی پاکستان کے وزیر اعظم
ڈاکٹر خان صاحب کے عزائم و افکار کی جھلکیاں۔

محمد اسماعیل ذبیح

پبلسٹی سکرٹری

پاکستان ری پبلکن پارٹی لاہور نے

علمی پرنٹنگ پریس ہسپتال روڈ لاہور سے شائع کیا

فہرست

نگاہے!

"فرمودۂ خاں صاحب" پاکستان کے اُن نوجوانوں کے لئے مشعلِ راہ ہے جو ایک باعمل قائد کی بات گوشِ حق نیوش سے سننا چاہتے ہیں۔ تاکہ اس پر عمل کریں اور اپنے پیارے وطن کی اُسی خلوص اور جوش سے خدمت کریں جو اِس کتاب کے لفظ لفظ میں موجزن ہے۔

اس مجموعہ میں سادہ سی پُراثر عملی باتیں ہیں اور ایسی فلسفیانہ عبارت آرائی نہیں ہے جو بے عمل سیاست دانوں کے فکری اور ذہنی انتشار کا نتیجہ ہوتی ہے۔

محمد اسماعیل ذبیح

کشمیر

کشمیر پاکستان کا جزو لاینفک ہے

بھارت کو بہر حال یہ حقیقت تسلیم کرنا پڑے
گی کہ کشمیر پاکستان کا جزو لاینفک ہے۔ اہل کشمیر
حق خود ارادیت حاصل کر کے رہیں گے۔ میں کشمیر
کے چالیس لاکھ عوام کے لئے حق خود ارادیت کے
حصول کی جدوجہد میں ہر ممکن قربانی دینے کو
تیار ہوں۔

(کاموں کے ضلع گوجرانوالہ
یکم جولائی ۱۹۵۶ء)

پنڈت نہرو سُن لیں

میری سمجھ میں نہیں آتا کہ مسٹر نہرو کس طرح اس حقیقت سے انکار کر سکتے ہیں کہ آزادی کے لئے پاکستانیوں نے عظیم قربانیاں دی ہیں۔ کوئی شخص اس واقعہ سے انکار کی جرأت نہیں کر سکتا کہ برطانوی سامراجیوں کو ہتھیار ڈالنے پر مجبور کر دینے کے لئے خان عبد الغفار خان اور ان کے ساتھیوں نے پوری دلیری کے ساتھ حصہ لیا ہے۔ اسی طرح مولانا عبید اللہ سندھی اور ان کی طرح کے دوسرے عظیم المرتبت علماء کی قربانیوں کے متعلق کیا کہا جائے گا جنہوں نے اپنی پوری زندگی بدیسی راج کو ختم کرنے کیلئے وقف کر دی تھی۔ کون ہے جو ایسے محترم بزرگوں کی انقلاب پروری سے انکار کر سکے۔ (اخبار نویسوں سے ملاقات - کراچی ۱۴ اپریل ۵۶ء)

ہم پاکستان کے پرچم کو ہر قیمت پر بلند رکھینگے

میں اس موقع پر آپ سب کی طرف سے شہدائے آزادی کی پاک روحوں کو سلام پہنچا کر اُن کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ اُنہوں نے آزادی اور جمہوریت کے جس پرچم کو سر بلند کرنے کی خاطر اپنی عزیز جانیں قربان کیں، ہم اسے ہر قیمت پر اونچا رکھیں گے، اور بوقت ضرورت اپنا سب کچھ قربان کرنے سے کوئی دریغ نہ کریں گے۔

(یوم آزادی پر نشری تقریر
لاہور ۱۴ اگست ۱۹۵۶ء)

مسئلہ کشمیر

ہم کشمیر کے مسئلہ کو خوش اسلوبی سے حل کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی ہمارے وطن کی سرزمین پر قدم رکھے گا تو اس کا مقابلہ کرنے کے لئے ہم اپنے خون کا آخری قطرہ بھی بہا دیں گے۔ یاد رکھیئے! اگر ہم متحد ہو جائیں تو دنیا کی کوئی طاقت پاکستان کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھنے کی جرأت نہیں کر سکتی

(جلسہ عام، موچی دروازہ
لاہور ۶ اپریل ۵۶ء)

روسی وزیرِ اعظم کو جواب

کابل میں روسی وزیرِ اعظم نے جو بیان دیا ہے۔
میں اُسے کوئی اہمیت نہیں دیتا، جب تک
ہم پوری طرح متحد ہیں، دنیا کی کوئی طاقت
پاکستان کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

(اخبار نویسوں سے انٹرویو
پشاور ۲۲ دسمبر ۱۹۵۶ء)

جہاں ہم ہیں وہاں دارورسن کی آزمائش ہے

سوال کرنے والے کو اس قسم کے سوالات کرتے ہوئے شرم آنا چاہیئے جن میں مسئلہ کشمیر کے بارے میں کسی پاکستانی کے ایمان پر شک وشبہ کا اظہار کیا گیا ہو۔ لوگ انتظار کریں اور دیکھیں کہ عمل کا وقت آنے پر میں کہاں ہوں اور اس طرح کی ذہنیت رکھنے والے کہاں ہیں جب کسی نے بھی ہم پر حملہ کیا ہم اُسے زندہ نہیں رہنے دیں گے۔ ہاں! ہم خود کسی پر حملہ نہیں کریں گے۔

(جہانگیر پارک۔ کراچی
۲۴ جون ۱۹۵٦ء)

افغانستان کے عوام ہمارے بھائی ہیں

افغانستان کا حکمراں گروہ جو مُٹھی بھر افراد پر مشتمل ہے، ہمارے خلاف مسلسل پروپیگنڈا کر رہا ہے بہر حال جہاں تک افغانستان کے عوام کا تعلق ہے۔ ہم انہیں اپنا بھائی سمجھتے ہیں۔

(کوہاٹ کے قبائل سے خطاب
۲۱ نومبر، ۱۹۵۶ء)

قائدِ اعظمؒ

اور

قائدِ ملّتؒ

قائدِ اعظم کی رائے درُست تھی

قائدِ اعظم نہ صرف برصغیر پاک و ہند کی تحریکِ
آزادی کے شیدائیوں کی صفِ اوّل میں شمار ہوتے
ہیں۔ بلکہ اُن کی یہ رائے بھی درست تھی کہ متحدہ
ہندوستان میں ہندو اور مسلمان پُرامن طور پر زندگی
بسر نہیں کر سکتے۔ اور میں قائد اعظمؒ کے متعلق اپنی
اس رائے کا عام جلسوں میں کئی بار اعادہ کر چکا ہوں

(اخبار نویسوں سے گفتگو
لاہور ۲۰ اپریل ۱۹۵۶ء)

قائدِاعظم کا پیغام

قیام پاکستان تاریخ کا ایک بہت بڑا واقعہ ہے۔ جس کے ذریعہ قدرت نے ہمیں ایک دفعہ پھر یہ موقع دیا ہے کہ ہم اپنے اندر آزاد رہنے اور آگے بڑھنے کی صلاحیت پیدا کریں۔ اور اُن خرابیوں کا شکار نہ ہوں جن کی وجہ سے ہم آج سے کوئی دو سو سال پہلے انگریزوں کے غلام ہو گئے تھے۔ قائدِاعظمؒ نے قوم کو اتحاد، تنظیم اور یقینِ محکم کا جو درس دیا تھا اُس کا مقصد بھی یہی تھا کہ پاکستان کی آزادی اور سالمیت کو ہر چیز پر مقدم رکھا جائے اور چھوٹے چھوٹے یا ذاتی فائدوں کو ملک کے اجتماعی مفاد پر قربان کیا جائے

(یوم آزادی پر نشری تقریر
لاہور ۱۴ اگست ۵۶ء)

قائدِ اعظمؒ کا نام لے کر لوگوں کو گمراہ مت کرو

میں تمام جماعتوں اور گروہوں سے اپیل کرتا ہوں کہ قائدِ اعظمؒ کا نام جماعتی اغراض کے لئے درمیان میں نہ لائیں۔ کیونکہ اِس مُلک کے بانی ہونے کے لحاظ سے ان کی یاد اور اُن کا احترام پاکستان کے تمام لوگوں پر بلاتفریق عقیدہ و ملّت واجب ہے۔ اقتدار کے خواہش مند لوگ عوام کو گمراہ کرنے کے لئے آخر کوئی چیز اٹھا بھی رکھیں گے؟!

(پریس کو ایک بیان۔ کراچی ۲۱ اپریل ۵۶ء)

قائدِ ملتؒ جلیل القدر قائد تھے

قائدِ ملتؒ ایسے بڑے آدمیوں کا نام سیاسی و
جماعتی تنازعات میں استعمال کرنا غلامانہ ذہنیت کا
ثبوت ہے۔

لیاقت علی خان ایک جلیل القدر قائد تھے۔
موجودہ زعماء کا اُن سے مقابلہ نہیں کرنا چاہیئے۔

(نمائندہ جنگ کو انٹرویو
لاہور ۱۳ ستمبر ۱۹۵۶ء)

○ اسلامی دستور

○ آئین

○ ایک یونٹ

○ انتخابات

اسلامی دستور

ایک اچھا دستور جس کی بنیاد اسلامی اصولوں پر ہو، اسلامی دستور کہا جائے گا۔ قرآن کریم بنیادی طور پر ہمارا رہنما ہے۔ بہر حال دستور ایسا ہونا چاہئے جس پر زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اتفاق ہو۔

(پریس کانفرنس
کراچی، ۱۰ر نومبر ۱۹۵۵ء)

اللہ کا قانون نافذ ہو کر رہے گا

اسلامی قانون اللہ کا قانون ہے جو قرآن کریم کے ذریعہ ہم تک پہنچا ہے اور تیرہ سو سال سے ہمارے پاس ہے۔ ہم سب کو یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ کے قانون کے نفاذ کے بغیر کوئی حکومت قائم نہیں رہ سکتی۔ آپ پہلے خود مسلمان بنئے۔ اس کے بعد اسلامی قانون بنانے کا مطالبہ کیجئے۔

(جماعت اسلامی کے مظاہرین سے خطاب
لاڑکانہ ۱۲ دسمبر ۱۹۵۵ء)

ہمارا آئین

پاکستان کی نویں سالگرہ یعنی آج کا دن گذشتہ سالگرہوں کے مقابلہ میں اس لحاظ سے بہت اہم ہے کہ ہم پہلی بار حقیقی یوم آزادی منا رہے ہیں۔ کیونکہ گذشتہ ۲۳ مارچ سے ہم نے اپنے آئین کے تحت زندگی بسر کرنا شروع کر دی ہے۔ پاکستان کے نئے آئین میں عوام کو سیاسی قوت کا سرچشمہ قرار دیا گیا ہے ہمارے نئے آئین میں انسان کے بنیادی حقوق کا مکمل اہتمام اور اسلامی اصولوں کا احترام اس امر کا ضامن ہے کہ ہم نے اپنی قومی زندگی کی عمارت جمہوریت کی بنیادوں پر کھڑی کر دی ہے۔ اب حکومت اور عوام ایک جدید جمہوری معاشرہ قائم کر سکتے ہیں۔ (نشری تقریر یوم آزادی لاہور ۱۴ اگست ۵۶ء)

ایک یونٹ استحکام پاکستان ہے

مغربی پاکستان کی ایک وحدت کی شکل میں نئی انتظامی تنظیم سیاسی واقتصادی خرابیوں کا بہترین حل ہے۔ دراصل برطانوی سامراج نے تحریک آزادی کو دبانے کیلئے سرحد، سندھ، پنجاب اور بلوچستان کے جداگانہ صوبے وضع کئے تھے۔ جس کے نتیجہ میں ہم آزادی حاصل کرنے کے بعد بھی صوبائی تعصبات میں گرفتار رہے۔ ہم نے پاکستان حاصل کرنے کیلئے عظیم قربانیاں دی ہیں۔ اس لئے ہمیں ہر قیمت پر پاکستان مستحکم کرنا ہے۔ پاکستان صرف اسی صورت میں مضبوط ہو سکتا ہے کہ ہم اپنے آپکو بنگالی، پنجابی، سندھی، بلوچی اور پٹھان سمجھنے کی بجائے صرف پاکستانی ہونے کا خیال کریں۔ (نشریہ بحیثیت نامزد وزیر اعلےٰ مغربی پاکستان کراچی ۱۲ جون ۵۵ء)

عوام کی سیاسی سوجھ بوجھ کا ثبوت

ملک کے لوگوں نے مغربی پاکستان کے مختلف صوبوں اور ریاستوں کو ایک صوبے کی شکل میں ضم کئے جانے کا جس جوش و خروش سے خیر مقدم کیا ہے وہ پاکستان کے عوام میں سیاسی سوجھ بوجھ کا ایک کھلا ثبوت ہے۔

(نشریہ بحیثیت نامزد وزیر اعلیٰ مغربی پاکستان

کراچی، ۲۴ جون ۵۵ ء)

مضبوط مرکز

اصولی طور پر کوئی بھی وحدانی طرز حکومت کا مخالف نہیں ہو گا لیکن پاکستان کی مخصوص جغرافیائی حیثیت کے پیش نظر یہ ناممکن ہے۔ بہر حال میں ایک مضبوط مرکز کا حامی ہوں۔

(پریس کانفرنس۔ کراچی ۱۰ر نومبر ۵۵ء)

انتخابات کا قومی زندگی سے تعلق

انتخابات کا ہماری قومی زندگی سے گہرا تعلق ہے۔ ہمیں اپنے آئین کی روشنی میں جمہوری اصولوں کے مطابق، اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی کی اصلاح کرنا ہے۔ اس لئے ووٹ ڈالنے کے طریقوں نیز انتخابات کے قواعد وضوابط سے متعلق باتوں کا فیصلہ نہایت ذمہ داری سے کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم پاکستان کو ایک جمہوری ملک بنانے کی ہر ممکن کوشش میں مصروف ہیں۔

(نشری تقریر لاہور
۳۱ جولائی ۱۹۵۶ء)

آزادانہ انتخابات

میں سیاسی امور میں انصاف و صداقت کے اصولوں
کا حامی ہوں۔ میں انتخابات میں سرکاری مداخلت برداشت
نہیں کروں گا۔

(نمائندہ "نوائے وقت" لاہور

۲۰ اکتوبر ۲۵۵)

بے لوث خادم کو ووٹ دو

ہر ووٹر کا یہ مقدس فریضہ ہے کہ وہ اپنے ووٹ کو قومی امانت باور کرے۔ اور اپنے رائے دینے کے حق کو جمہوری ملک کے آزاد شہری کے شایانِ شان استعمال کرے۔ اور بے لوث خدمت کرنے والوں کو ووٹ دے۔

(پشاور، ۱۱ر جنوری ۵۶)

ہم عوام کے صحیح نمائندے نہیں ہیں

آخر لوگ عام انتخابات سے کیوں خائف ہیں؟
سچ بات یہ ہے کہ اس وقت ہم عوام کے صحیح نمائندے نہیں ہیں۔ اب ہمیں چاہیئے کہ عام انتخابات کے ذریعہ عوام کو اِس بات کا فیصلہ کرنے دیں کہ وہ جس کو چاہیں آزادانہ رائے سے منتخب کرلیں۔ میں پچھلے چند ماہ سے عوام پر واضح کر رہا ہوں کہ فرمانروائی کی اصل طاقت انہیں کے ہاتھوں میں ہے۔ اور انہیں اپنی اِس طاقت کا صحیح استعمال کرنا چاہئے۔

(لاہور ریلوے اسٹیشن پر حیدرآباد روانہ ہوتے ہوئے اخبار نویسوں سے - ۱۲ر اپریل ۵۶ء)

ہم سب پاکستانی ہیں

ہم سب (پاکستان کے باشندے) پاکستانی ہیں۔
اس لئے ہم سب کو ووٹ دینے اور انتخاب میں حصہ لینے کا یکساں اختیار حاصل ہے۔

(جماعت اسلامی کے مظاہرین سے خطاب
لاڑکانہ، ۲۱ دسمبر ۱۹۵۵ء)

ہر قیمت پر آزادانہ انتخابات

آزاد اور منصفانہ انتخابات کی ضمانت دینے کے،

لئے جو تدابیر بھی ضروری ہوں گی انہیں اختیار کیا جائے گا

(اسٹاف رپورٹر، روزنامہ "آفاق" لاہور

۴ مئی ۱۹۵۶ء)

تمام مصائب کی جڑ

بدقسمتی سے یہ ایک حقیقت ہے کہ ہمارے عوام میں ابھی تک صحیح سیاسی و معاشرتی شعور پیدا نہیں ہو سکا ہے اور یہی تمام مصائب کی جڑ ہے لیکن اس کی تمام تر ذمہ داری اُن لوگوں پر ہے جو قومی خدمت کے دعوے تو کرتے ہیں مگر عوام میں صحیح سیاسی شعور پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔

(نشری تقریر
لاہور، ۲۱ جولائی ۱۹۵۶)

اجتماعی زندگی میں جمہوری قدروں کی کمی

ہمارے عوام ابھی تک ووٹ کی اہمیت اور انتخابات کی صحیح قدر و قیمت سے ناآشنا ہیں، وہ جمہوری زندگی کا مطلب نہیں جانتے اُن کی انفرادی اور اجتماعی زندگی نیز باہمی سلوک و تعلقات میں جمہوری قدروں کی کمی ہے۔ اس لئے یہ ہم سب کا فرض ہے کہ عوام کو جمہوری زندگی کے طور طریقے سکھائیں۔ اُنہیں ووٹ اور انتخابات کی اہمیت سے آگاہ کریں۔ اُن کے ہمدرد دوست اور رہنما بن کر اُنہیں اس قابل بنائیں کہ وہ قومی زندگی کی تعمیر اور جمہوریت کی حقیقی ترقی میں اپنا مناسب حصہ ادا کر سکیں۔

(نشری تقریر
لاہور، ۳۱ جولائی ۱۹۵۶ء)

جمہوریت دشمن اقدامات سے نفرت

میں ذاتی طور پر اس بات کا قائل ہوں کہ حکومت کی مشنری کی حمایت سے کسی منصب پر فائز رہنا جمہوریت کے قطعاً منافی ہے۔ میں اس بات کا مخالف ہوں کہ اپنے پسندیدہ افراد کو اپنی وزارت میں شامل کر لوں۔ عوام کی نمائندہ کابینہ وہی ہو سکتی ہے۔ جسے عوام کی حمایت حاصل ہو۔

(اخبار نویسوں سے گفتگو
لاہور ۲۲ مارچ ۱۹۵۶ء)

عوام کو اُن کی جمہوری طاقت کا احساس دلاؤ

میں پڑھے لکھے لوگوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ناخواندہ عوام کو اُن کی جمہوری طاقت کا احساس دلائیں۔ اور اُن پر واضح کریں کہ وہ خود ایک ایسی طاقت ہیں جس پر کسی حکومت کی طاقت اثر انداز نہیں ہو سکتی۔ جس دن لوگ اپنی سیاسی طاقت اور جمہوری حقوق کو سمجھ جائیں گے میرا مقصد پورا ہو جائے گا۔

(جلسۂ عام
لائل پور، ۴ جولائی ۱۹۵۶ء)

سیاسی جماعتوں سے

ترقی یافتہ ممالک میں ——— اور ہمارے ملک میں

ترقی یافتہ ملکوں میں مخالف سیاسی جماعتیں برسرِ اقتدار جماعت پر صرف نکتہ چینی کرنے کی بجائے قوم کے سامنے اپنا ٹھوس تعمیری پروگرام بھی پیش کرتی ہیں۔ وہ اپنے آپ کو حکومت سے بھی زیادہ ذمہ دار سمجھتی ہیں۔ اور چونکہ اُن کا مقصد قومی خدمت ہوتا ہے۔ اس لئے وہ حکومت سے بعض باتوں میں اختلاف رکھنے کے باوجود ہر تعمیری کام میں اُس کا ہاتھ بٹاتی ہیں۔ لیکن ——— ہمارے ملک میں حکومت اور وزارت کی کرسی کو ہی خدمتِ قوم کا واحد ذریعہ خیال کیا جاتا ہے۔ حالانکہ جن لوگوں کے دلوں میں خدمتِ قوم کا حقیقی جذبہ پایا جاتا ہے وہ ہر حالت میں خدمت کرنے کا فخر حاصل کر سکتے ہیں۔ (نشری تقریر، لاہور۔ ۳۱ جولائی ۵۶ء)

مختلف پارٹیاں بناؤ لیکن تعمیر کیلئے

اختلاف رائے ہرگز بُری چیز نہیں ہے مگر جب ہم اس اختلاف رائے کو ذاتی پرخاش کے طور پر اختیار کرتے ہیں۔ تب ہم انتشار پسندی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ مختلف پارٹیاں بنانا کچھ بُرا نہیں ہے۔ اگر مقصد تعمیری اور ذاتی پرخاش سے بالاتر ہو۔

(کراچی یونیورسٹی کی پولیٹیکل سائنس سوسائٹی کے مباحثہ
کا افتتاح

۱۵ فروری ۵۶ء)

حکومت سے اختلاف جرم نہیں ہے

میں جائز، دیانت دارانہ اور نتیجہ خیز نکتہ چینی کا نہ صرف خیر مقدم کرتا ہوں، بلکہ ٹھوس اور تعمیری اختلافات کی حوصلہ افزائی کرنا بھی ہر جمہوری حکومت کا فرض سمجھتا ہوں۔ آئندہ حکومت سے اختلافات کی بنا پر کسی کو گرفتار نہیں کیا جائے گا۔

(ریڈیو پاکستان لاہور سے نشری تقریر۔

۳۱ جولائی ۵۶ء)

سیاسی جماعتوں کی کسوٹی

سیاسی جماعتوں کے کھرے یا کھوٹے ہونے کو پرکھنے کے لئے صرف ایک ہی کسوٹی، بے لوث خدمت کی ہو سکتی ہے۔ سیاسی کارکنوں کو چاہیئے کہ وہ قومی مفاد کو دیگر تمام امور پر ترجیح دیں۔

(مردان ری پبلکن پارٹی کے دفتر کا افتتاح

۷ر جولائی ۱۹۵۶ء)

حکومت کی کارگزاری پر کڑی نگاہ رکھو

اب عوام کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ انہیں اپنی فلاح
وبہبود کے لئے حکومت پر زور دینے کا حق ہے
کیونکہ حکومت اُن کی مرضی کی تابع ہے۔ اگر کوئی
وزیر عمومی فلاح وبہبود کے لئے کام نہ کرے تو
اُسے اُس کے منصب سے علیحدہ کر دینا چاہیئے

لاہور

(۳۰ جولائی ۱۹۵۶ء)

لیڈروں کو خلوت کدوں سے باہر آنا چاہیئے

میری پختہ رائے ہے کہ اگر سیاسی قائدین اپنے خلوت کدوں سے نکل کر عوام تک جانے کی تکلیف گوارہ کریں اور اُن کی خدمت کریں تو سیاسی ماحول بالکل مختلف ہو گا۔ بہر حال اس بات کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ اب عوام کی مرضی کو ہر چیز پر اوّلیت حاصل ہے۔ جو لوگ عوام میں جانے سے گھبراتے ہیں انہیں قیادت کا خیال ترک کر دینا چاہیئے۔

(اخباری نمائندوں سے ملاقات
ریلوے اسٹیشن لاہور۔ ۱۸ اپریل ۱۹۵۶ء)

دوڑو زمانہ چال قیامت کی چل گیا

ایک نئی آزاد قوم کی حیثیت سے ہم پر بہت سی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ہمیں ایک طرف اپنی خامیوں اور کوتاہیوں کو دور کرنا ہے جو گزشتہ غلامی نے ہم میں پیدا کی ہیں۔ اور دوسری طرف ہمیں ان قوموں کی قطار میں شامل ہونا ہے جو ہم سے ترقی کے میدان میں بہت آگے نکل چکی ہیں۔ یہ صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ ہم نفاق سے بچتے رہیں اپنی قوتیں بے کار باتوں میں ضائع نہ کریں۔ تعمیری کاموں میں مسلسل مصروف رہیں۔ اور ایسی ہر بات سے احتراز کریں جس کا ہماری زندگی سے کوئی تعلق نہ ہو۔

(لاہور ۳۰ جولائی ۱۹۵۶ء)

اعلانات

آئیے! آج ہم عہد کریں

آئیے! آج کے دن ہم عہد کریں کہ ہم اپنی قوم میں آزادی سے فائدہ اٹھانے کی صلاحیت پیدا کریں گے۔ اور اُس مقصد کو حاصل کئے بغیر آرام سے نہیں بیٹھیں گے۔ جس کے لئے ہم نے آزادی حاصل کی ہے۔

دیوم آزادی پر نشری تقریر
لاہور ۱۴ اگست ۵۶ء)

مجھے خودغرضانہ مقاصد کیلئے استعمال نہیں کیا جاسکتا

اگر مجھ کو عوام کی معقول حمایت حاصل رہی تو میں نظم و نسق کی برائیاں دور کر دوں گا۔ بہرحال میں برسر اقتدار رہوں یا نہ رہوں عوام کی خدمت کرتا رہوں گا۔ میرے مخالفین اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ مجھے اپنے خودغرضانہ مقاصد کیلئے استعمال نہیں کر سکتے۔

(جلسہ ری پبلکن پارٹی
۲ر مئی ۵۶ء)

میرے لئے حفاظتی دستے کی ضرورت نہیں

میں عوام میں سے ہوں اور اپنے اور عوام کے درمیان کوئی حدِ فاصل برداشت نہیں کر سکتا۔ میرے لئے کسی حفاظتی دستے کی ضرورت نہیں۔

جلسہ عام — لائل پور

۱۴ جولائی ۵۶ء

عوام کے مطالبہ پر...

میں نے عوام کی خدمت کے لئے وزارتِ اعلےٰ کا بارِ گراں
برداشت کیا ہے۔ جب بھی لوگ سمجھیں کہ میں عوام کی صحیح
خدمت بجا لانے میں ناکام رہا ہوں تو میں بلا پس و پیش عوامی
مطالبہ پر اس ذمہ داری سے دستبردار ہو جاؤں گا۔

(دورہ اضلاع جھنگ، لائل پور، سرگودھا و سیالکوٹ
۲ تا ۵ جولائی ۵۶ء)

پیرانہ سالی میں یہ بارِ گراں

میں نے عمر کے اس آخری حصّہ میں عوام کی خدمت کا بیڑہ صرف اس لئے اٹھایا ہے کہ مجھ سے جہاں تک ہو سکے اس ملک میں جمہوری روایات اور تعمیری رجحانات پیدا کرنے کی کوشش کروں تاکہ مجھے یہ اطمینانِ قلب حاصل ہو کہ مجھے خدمت کا جو موقع دیا گیا تھا اُسے میں نے ضائع نہیں کیا۔ ملک کی خدمت اور رہنمائی کا بیڑہ بالآخر نوجوانوں کو اٹھانا ہے۔ ہمارا کام تو صرف ان کے لئے فضا اور میدان ہموار کرنا ہے۔

(نشری تقریر

لاہور: ۳۱ جولائی ۱۹۵۶ء)

سیفٹی قوانین

سیفٹی قوانین کے متعلق آپ کو فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں۔ اب بلا مقدمہ چلائے کسی شخص کو قید نہیں کیا جائے گا۔

(اخبار نویسوں سے بات چیت

کراچی۔ ۲۰ رجون ۵۶ء)

علاقائی زبانیں

میں چاہتا ہوں کہ تمام علاقائی زبانوں کو اپنے علاقوں میں پوری طرح پھلنے پھولنے دیا جائے۔ سندھی، بلوچی پشتو اور پنجابی کو علاقائی زبان کی حیثیت سے تسلیم کرنے کا مسئلہ مغربی پاکستان کی حکومت کے زیر غور ہے۔

(لاڑکانہ، ۱۷ اپریل ۵۶ء)

ذخیرہ اندوزوں کو انتباہ

غذائی اناج کے ناجائز ذخیرہ اندوز پاکستان کے دشمن ہیں۔ میں ان کو تنبیہ کر دینا چاہتا ہوں کہ غلّے کی بلیک مارکیٹ اور ناجائز ذخیرہ اندوزی کرنے والوں کی سماج دشمن سرگرمیوں کے خلاف سخت تدابیر اختیار کی جائیں گی۔

(جلسۂ عام
لائل پور، ۴ جولائی ۱۹۵۶ء)

فلاحی کاموں کیلئے ۲۰ کروڑ روپیہ

اب جو حکومت قائم ہے اس کا مقصد صرف امن و امان کا قیام نہیں ہے، بلکہ ایک فلاحی ریاست کی حیثیت سے اُس کی زیادہ توجہ عوام کا معیارِ زندگی بلند کرنے پر صرف ہو رہی ہے۔ اس کا ایک ثبوت یہ ہے کہ حکومت نے مغربی پاکستان کے پہلے میزانیہ میں ۲۰ کروڑ سے زیادہ روپیہ صرف فلاحی محکموں کے لئے رکھا ہے۔ اگر ہمارا قومی کردار بلند ہو جائے، عام لوگ عوامی جھگڑوں اور مقدمہ بازیوں سے باز آجائیں تو پورے نظم و نسق کو ان کی حقیقی خوشحالی کے لئے وقف کیا جا سکے گا۔ اور حکومت کی ساری آمدنی فلاح و بہبود کے کاموں پر صرف ہو گی۔ دیوم آزادی پر نشری تقریر

(لاہور ۱۴ اگست ۵۶ء)

حکومت کی ذمہ داری

ہر شخص کی جان و مال اور عزت و آبرو کے تحفظ
کی حکومت ذمہ دار ہے۔ جو لوگ سفاکانہ جرائم کے
ذمہ دار ہیں، انہیں سختی سے کچل دیا جائے گا۔

(گوٹھ خیرو متصل جیکب آباد

۴ مارچ ۶۵۶)

مقدمات کا فیصلہ جلد ہونا چاہیئے

جو مقدمات عاملہ یا عدالتوں کے روبرو معرض التوا میں پڑے رہتے ہیں۔ آئندہ ان کا فیصلہ بلا تاخیر ہونا چاہیئے۔

(جیکب آباد جیل
۱۴ر دسمبر ۵۵ء)

خود غرضوں کو معاف نہیں کیا جائے گا

ایک بات صاف طور سے سمجھ لینا چاہیئے۔ میں ایسے کسی شخص کو معاف نہیں کروں گا جو پاکستان کے مفاد کے مقابلہ میں اپنے ذاتی مفاد کو ترجیح دیتا ہے۔

(اخبار نویسوں سے انٹرویو

لاہور اسٹیشن، ۱۷ نومبر ۱۹۴۷ء)

ہر آدمی کو مکان

میری حکومت میں ہر آدمی کو مکان فراہم کیا جائیگا متعلقہ حکام کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ سابقہ مکانات کی جگہ کسی کو نئے مکانات بنانے سے نہ روکیں۔ جو افسر کسی شخص کو مکان بنانے سے روکے اُسے گرفتار کر لیا جائے۔

(لائلپور سرکٹ ہاؤس

۲ نومبر، ۱۹۵۵ء)

ریاست دشمن حرکات

میں کسی کی طرف سے بھی ریاست دشمن حرکات کو برداشت نہیں کر سکتا۔ جیسے ہی مجھے کسی کی ایسی حرکات کا علم ہوگا میں اس پر سختی سے گرفت کروں گا میں ریاست دشمن کارروائیوں کو کسی صورت میں گوارا نہیں کر سکتا۔

(پریس کانفرنس
کراچی، ۱۰ نومبر ۱۹۵۸ء)

عدالتوں کو مکمل اختیارات حاصل ہونا چاہئیں

عدالتوں کو سیاسی اثر و اقتدار سے بالاتر ہونا چاہئیے اور عدالتوں کو مکمّل اختیارات حاصل ہونا ضروری ہے۔ قانون کا خاص مقصد انصاف کا تحفظ ہے۔ کسی ریاست کی بنیاد جس نظام پر قائم ہو اس کی پہلی شرط انصاف حاصل ہونے کا یقین ہے۔

(اخبار نویسوں سے انٹرویو

لاہور اسٹیشن ۴ جولائی ۲۵۵)

اخبارات سے

اخبارات کو حکومت کی رہبری کرنا چاہیے

میں پریس کی آزادی کا علم بردار ہوں۔ جو حکومت اخبارات کی تنقید سے برہم ہوتی ہے وہ حکومت کہلانے کی مستحق نہیں ہے۔ اخبارات کا فرض ہے۔ کہ وہ حکومت کی غلط روی پر نکتہ چینی کر کے اُس کی رہبری کریں۔

(اخبار نویسوں سے انٹرویو
لاہور اسٹیشن ۴ جولائی ۵۵ء

اخبارات کو خراجِ تحسین

اخبارات نے قومی نقطۂ نظر کو پیش کر کے اور عوام کی صحیح رہنمائی کر کے قوم کا وقار بڑھایا ہے۔ میری خواہش ہے کہ آئندہ بھی اخبارات بے خوف ہو کر قومی مسائل پر تنقید کریں اور قوم کو تعمیری راہ پر چلائیں۔

(کوئٹہ یکم مئی ۵٦ء)

اخبار نویسوں کی ذمہ داریاں

میں اخبارات کو اتنی آزادی دینے کے لئے تیار ہوں جتنی کسی دوسرے ملک میں حاصل نہیں ہیں۔ لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ قوم کی طرف سے اخبارات پر بڑی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں ۔ اخبارات کو چاہئے کہ وہ دفتروں کے کلرکوں کی طرف سے مہیا کی گئی جزوی معلومات پر اپنی خبروں کی بنیاد نہ رکھیں۔ انہیں متعلقہ محکموں کے سربراہوں سے حقیقت دریافت کر لینی چاہئے ۔ اور نکتہ چینی کو حقائق پر مبنی ہونی چاہئے ۔ کسی واقعہ کی تفصیلات معلوم ہونے کے بعد ہی میں کچھ کرنے کے قابل ہو سکتا ہوں

(سرکاری وغیر سرکاری حضرات سے خطاب
لائل پور، ۲ نومبر ۱۹۵۵ء)

حالات کی غلط تصویر پیش کرنا غداری ہے

جو لوگ دوسری قوموں کے سامنے ملکی حالات کی غلط تصویر پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اپنے ملک کے وفادار شہری کہلانے کا کوئی حق نہیں رکھتے۔ اس قسم کی سرگرمیوں میں حصہ لینے والے عناصر وطن کے وفادار نہیں ہو سکتے۔ عوام کو چاہئے کہ وہ متوازن دل دماغ رکھنے والی قوم بنیں اور اکثریت کے فیصلہ کا احترام کرنا سیکھیں۔

(پریس کانفرنس

لاہور، ۱۵ / جنوری ۵۶ء)

افسرانِ حکومت سے

افسر عوام کا اعتماد حاصل کریں

سرکاری افسران کا فرض ہے کہ وہ عوام کی تائید و حمایت اور اعتماد حاصل کریں۔ اور یہ صرف اسی طرح ممکن ہے کہ اُن کی بے لوث اور ایماندارانہ خدمت کی جائے تاکہ اُن کا معیارِ زندگی بلند ہو سکے بہر حال بڑے اور چھوٹے میں کوئی امتیاز روا نہ رکھا جائے۔

(راولپنڈی یکم جنوری ۵٦ سرکاری افسروں سے خطاب)

سرکاری افسر سادہ زندگی گزاریں

سرکاری افسروں کو اپنی حیثیت سے زیادہ امیرانہ زندگی گزارنے کی بجائے سادہ زندگی اختیار کرنا چاہیئے۔ انہیں چاہیئے کہ وہ اپنے آمد و خرچ کو متوازن رکھیں اور اپنے بچوں کو زیورِ تعلیم سے اس طرح آراستہ کریں کہ وہ مقابلہ کے اس عہد میں کامیاب ہو سکیں۔

(لاہور ۲۰ دسمبر ۵۵ سکرٹریوں اور افسروں سے خطاب)

حاکم نہیں خادم

عوام کو اس بات پر یقین کرنا چاہئے کہ اب ارباب اختیار و اہل کار اُن کے افسر و حاکم نہیں خادم ہیں۔

(علاقے کے معززین سے خطاب
تھرتسور ۲ ر نومبر ۱۹۵۵ء)

پرانی عادتیں ترک کرنا ہوں گی

سرکاری افسروں کے رویہ میں تبدیلی دفتروں کے اندر اور باہر دونوں جگہ ہونی چاہئے۔ انہیں دفتروں میں سختی سے لیکن معقولیت پسندانہ انداز میں نظم و ضبط قائم رکھنا چاہئے۔ لیکن دفتروں کے باہر انہیں اس کیلئے تیار ہونا چاہئے کہ وہ اپنے محتاط ہونے کے طریقہ کو ختم کر دیں اور ہر شخص سے مساوی حیثیت میں اور خندہ پیشانی کے ساتھ ملیں جلیں۔ غیر ملکی حکومت کے خاتمہ کے بعد حالات کے بدلنے کی توقعات میں لوگوں کو مایوس نہ ہونے دیں۔ پرانی عادتوں کا ترک کرنا آسان نہیں ہوتا لیکن ملک و قوم کی خدمت کیلئے ایسا کرنا ہی ہوگا۔

سکرٹریوں اور افسروں سے خطاب

لاہور، ۲۰ دسمبر ۱۹۴۷ء

سرکاری افسر امیروں سے دُور رہیں

میں سرکاری افسروں کو یہ مشورہ دوں گا کہ وہ امیروں ، رئیسوں سے زیادہ راہ و رسم پیدا نہ کریں ، جن کے پیشِ نظر زندگی کا مقصد صرف عیش و عشرت ہی ہے ، اس طرح آپ فضول خرچی کے رجحان سے محفوظ رہیں گے

ڈسٹرکٹ ڈویژن افسروں سے خطاب

(لاہور ، ۲۰ر دسمبر ۱۹۵۵ء)

طاقت کی بجائے محبت

سرکاری حکام کا یہ فرض ہے کہ وہ صحیح اور غلط میں تمیز کرنے کی عوام کو تربیت دیں۔ افسروں کو طاقت کی بجائے محبت کے ذریعہ عوام کا تعاون اور اعتماد حاصل کرنا چاہئے جب آپ عوام سے رابطہ پیدا کرلیں گے تو آپ کو معلوم ہو گا کہ وہ بہت اچھے لوگ ہیں۔ افسران کو چاہئے کہ وہ اپنے عمل سے لوگوں پر یہ واضح کریں کہ وہ اُن کے دوست ہیں اور ان کی بہتری کے لئے کام کر رہے ہیں۔

(افسروں سے خطاب
ملتان، ۲۶ اگست ۱۹۵۶ء)

جی حضوری کا زمانہ گزر گیا

سرکاری افسروں کو چاہئے کہ اپنے کو "حضور" اور "عالی جناب" کہلانا بالکل ترک کر دیں۔ کیونکہ حکومت اب عوام کی ہے اور آپ اُن کے خادم ہیں۔ اب سرکاری افسران کو مکمل غیر جانبداری سے کام لینا چاہئے۔ میں آپ کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ عوام کے مفاد کو نظر انداز کرنے کی سبق آموز سزا دی جائے گی۔

سرکاری افسروں سے خطاب

لاڑکانہ، ۲۱ دسمبر ۱۹۵۵ء

افسروں کو سوشل لیڈر بننا چاہئے

اب سرکاری افسروں کو سوشل لیڈر بننا پڑے گا، اگر وہ پاکستان کو صحیح معنے میں جمہوری ریاست بنانا چاہتے ہیں۔ انہیں دیہات میں جاکر عام لوگوں سے ربط و تعلق قائم کرنا چاہئے اور ان کے مسائل میں ان کی رہنمائی کرنا چاہئے۔ قوم کی بے لوث خدمت اسی طرح ہو سکتی ہے دفتروں میں بیٹھ کر دھڑے بندیاں کرنے والے افسران ملک کے غدار ہیں۔

(ڈویژنل اور ڈسٹرکٹ افسروں سے خطاب

ملتان ریسٹ ہاؤس ۱۷ دسمبر ۱۹۵۵ء)

خدا کے سامنے جوابدہ ہونا پڑے گا

افسروں کو چاہیئے کہ وہ عوام کی پرخلوص خدمت کے جذبہ سے سرشار ہو کر کام کریں۔ اور اپنے آپ کو حکمراں خیال نہ کریں۔ اب برطانوی دورِ حکومت باقی نہیں رہا جب حکمراں عوام سے غلاموں کا سا سلوک کرتے تھے۔ ملک آزاد ہو چکا ہے۔ ہر شخص پوری طرح آزاد ہے۔ اور مکمل احترام کا مستحق ہے۔ پُرخلوص خدمت اور مکمل انصاف سے عوام میں اعتماد بڑھے گا۔ آپ نہ تو وزیروں کی خوشامد کریں اور نہ اپنے ماتحتوں سے خوشامد کرائیں۔ اور یہ نہ بھولیں کہ یوم الحساب پر ہر فعل کے لئے خدا کے روبرو جوابدہ، ہونا پڑے گا۔

(گزیٹیڈ افسروں سے خطاب

مردان ۲۰ نومبر ۱۹۵۵ء)

ترقی کا سب سے بڑا دشمن!

جس چیز نے عظیم ترین سلطنتوں کی بنیادیں ہلا ڈالیں، وہ خود غرضی تھی۔ اور خود غرضی ترقی کی سب سے بڑی دشمن ہے۔ ہمیں اپنے فرائض کی ادائیگی میں اپنے اور پرائے یا دوستوں اور عزیزوں کا امتیاز نہیں کرنا چاہئے۔ قوم کے اخلاقی معیار کو بلند کرنے کے لئے باقاعدہ اور مسلسل کوشش کی ضرورت ہے۔ یاد رہے کہ اللہ ہمارے سارے اعمال کو دیکھ رہا ہے۔

(پشاور، ۲۳ر نومبر ۵۵ء
گزیٹڈ افسران سے خطاب)

سیاسیات میں حصہ لینے والے افسر

میں نے مغربی پاکستان کے تمام سرکاری افسروں کو سختی سے ہدایت کر دی ہے کہ وہ سیاسیات میں حصہ لینے سے قطعی گریز کریں۔ اگر کسی افسر کے متعلق یہ ثابت ہو گیا کہ اس نے ان احکام کی خلاف ورزی کی ہے تو اس کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جائے گی۔ جب تک ہمارے سرکاری افسر سیاسیات سے بالاتر ہو کر اپنے فرائض انجام نہیں دیتے اس وقت تک اچھی اور صاف ستھری انتظامیہ قائم نہیں کی جا سکتی۔

(اخبار نویسوں سے بات چیت
گورنمنٹ ہاؤس لاہور ۲۵ اکتوبر ۵۵ء)

اوقات کی پابندی

سرکاری ملازمین کو چاہیئے کہ وہ اپنے دفتروں میں وقت کی پابندی کے ساتھ حاضر ہوں۔ اور اپنے قیمتی وقت کو دوستوں کے ساتھ غپ شپ لگانے میں ضائع نہ کریں۔ افسروں کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ اپنے ماتحتوں کے افعال و اعمال کے ذمہ دار ہیں۔ اور ضبطِ نفس کی عادت کے بغیر اپنے فرائض کو بجا طور پر انجام نہیں دے سکیں گے۔ تعلیم یافتہ اور شائستہ ہونے کے باعث افسران اس پوزیشن میں ہیں کہ وہ عوام کے لئے قابل تقلید اعلیٰ مثال قائم کریں۔

(گزیٹیڈ افسران سے خطاب

پشاور، ۲۴ نومبر ۵۵ء)

افسران نئے حالات سے مطابقت پیدا کریں

نئی انتظامیہ اس مقصد کے پیش نظر قائم کی گئی ہے کہ صوبہ میں مستحکم اور صاف ستھرا نظم و نسق قائم کیا جائے۔ بد عنوانی، خویش پروری، بد نظمی اور رشوت ستانی کا خاتمہ کر دیا جائے سرکاری افسروں کو مُلک کی تبدیل شدہ صورت حال کے تحت اپنے نقطہ نظر میں تبدیلی کر لینی چاہیئے۔ اور اپنے آپ کو پوری طرح سرکاری ذمہ داریوں کے لئے وقف کر دینا چاہیئے۔ اُنہیں عوام کی خدمت کرنا چاہیئے۔

(حیدر آباد کمشنر ہاؤس میں افسران سے خطاب
۶ر نومبر ۲۵۵)

اسلامی روایات

اسلام نے نسل انسانی کے اخلاق و کردار کی تدوین میں ایسا حصہ ادا کیا ہے کہ اس سے بہتر تصور نہیں کیا جا سکتا۔ سرکاری افسروں کا فرض ہے کہ وہ گناہ سے اجتناب کریں اور صراط مستقیم پر قائم رہیں۔ انہیں اپنے فرائض کی ادائیگی میں ذات پات، عقیدے اور مذہب کے تصورات سے بالاتر ہونا چاہیئے۔

(گزیٹڈ افسران سے خطاب
پشاور۔ ۲۳ نومبر ۱۹۵۵ء)

زیادہ اختیارات کیوں؟

وہ دن بیت گئے جب ترقیاں حاصل کرنے کے لئے مخصوص افراد کی خوشنودیِ مزاج حاصل کی جاتی تھی۔ اب مُلک میں بدعنوانیوں کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ افسروں کو اب زیادہ ذمہ داری سے کام کرنا ہوگا۔ اسی مقصد کے پیشِ نظر انہیں زیادہ اختیارات دئے گئے ہیں۔ ملازمتوں کی سُست رفتاری انجام کار میری حکومت سے منسوب کی جائے گی۔ اور میں ہرگز یہ برداشت نہیں کر سکتا۔

(سرکاری وغیر سرکاری حضرات سے خطاب

وِل پور۔ ۲ر دسمبر ۱۹۵۵ء)

اغوا کے جرائم

میرے علم میں عورتوں کو اغوا کئے جانے کے متعدد واقعات لائے گئے ہیں۔ افسران کا فرض ہے کہ وہ ملزم کو اُس کی حیثیت کی پروا کئے بغیر بے تامل گرفتار کر لیں۔ بڑے زمینداروں کو آگاہ ہو جانا چاہئے کہ ایسے ناپاک افعال کے لئے اُن میں سے کسی کو نہیں بخشا جائے گا۔

(ضلع سانگھڑ کے افسروں سے خطاب

۱۴ر دسمبر ۵۵ء)

اگر حکّام پر سیاسی اثر نہ ہو......

میں وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ برطانوی حکومت کے تحت جن آئی، سی، ایس افسران کی تربیت ہوئی ہے۔ اگر ان کو سیاسی اثر سے گلو خلاصی حاصل ہو سکے تو وہ نڈر ہو کر انصاف کر سکتے ہیں۔ اور اب بھی وہ اچھی طرح کام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

(پریس کانفرنس

لاہور، ۱۵ر جنوری ۵۶ء)

عوام سے!

عوام شکایت کرنے میں حق بجانب ہیں

پاکستان کے عوام نے ملک کی آزادی کی خاطر جو قربانیاں دی تھیں اُن کا مطلب یہ نہ تھا کہ مُلک چند اقتدار پرستوں کا اجارہ بن کر رہ جائے گا۔ ہمارے عوام کو آزادی کے بعد یہ یقین تھا کہ اُن کی تقدیر بدل جائے گی۔ اور وُہ خُوش حال زندگی بسر کرسکیں گے۔ مگر گزشتہ نو سال میں جو کچھ ہوُا ہے اُس نے اُنہیں بد دِل کر دیا ہے اور وُہ حکومت اور قوم کے رہنماؤں سے شکایت کرنے میں حق بجانب ہیں۔

(نشری تقریر
لاہور ۳۱ر جولائی ۱۹۵۶ء)

برملا اظہارِ خیال کرو

ایک آزاد ملک کے شہری کی حیثیت سے کسی پاکستانی کے دِل میں سرکاری ملازمین کا خوف نہیں ہونا چاہیئے۔ آپ کو مُلک کی خدمت کے لئے اپنے خیالات و افعال میں آزاد ہونا چاہیئے۔ اگر مجھ میں یہ حوصلہ نہ ہو کہ میں اپنے خیالات وعقائد کا برملا اظہار کر سکوں یا جو کچھ کرنا چاہتا ہوں وہ نہ کر سکوں تو مغربی پاکستان کا چیف منسٹر ہونے کے بجائے مجُھے سڑک پر جارُوب کشی کرنا قبول ہو گا۔

(گوجرانوالہ ریسٹ ہاؤس میں لوگوں سے خطاب
۸ر جنوری ۱۹۵۶ ء)

قرآن کے سانچے میں ڈھالو

ہم کو صحیح معنے میں مسلمان بننا چاہئے۔ اگر ہم اپنی زندگی کو قرآن کریم کے سانچے میں ڈھال سکیں تو دنیا جنت کا نمونہ ہو جائے۔

لاڑکانہ
۱۵ر دسمبر ۱۹۵۵ء

ذاتی محاسبہ اسلام کا ایک بنیادی اصُول ہے!

ہم اپنے اقوال و اعمال پر خُود احتساب کر کے اپنی اصلاح کر سکتے ہیں اور اس طرح شاہراہ عظمت پر گامزن ہو سکتے ہیں۔ دراصل ذاتی محاسبہ اسلام کا ایک بُنیادی اصُول ہے۔

کراچی یونیورسٹی کی پولیٹیکل سائنس سوسائٹی کے مباحثہ کا افتتاح

۵ فروری ۱۹۵۶ء

شہادت حسینؑ کا لافانی پیغام

حضرت امام حسین علیہ السلام نے کربلا کے میدان میں باطل قوتوں کے سامنے جھکنے سے انکار کر کے حق و صداقت کی سربلندی کی خاطر شہید ہونا پسند کیا۔ انہوں نے ہمارے لئے یہ سبق چھوڑا ہے کہ قومیں قربانیوں سے بنتی ہیں۔ جو لوگ مُلک کی آزادی، جمہوریت کی بقا اور انسانیت کی سربلندی کے لئے جانی قربانیاں دیتے ہیں وہ نہ صرف خود زندہ رہتے ہیں بلکہ آنے والی نسلوں کو بھی زندہ رہنے اور زندہ کرنے کی تعلیم دیتے ہیں :-

یوم آزادی پر نشری تقریر

لاہور ۱۴ر اگست ۱۹۵۶ء

اٹل خدائی قانون!

ایک باشعور، دانا اور ذمہ دار قوم کی تعمیری سرگرمیاں تقدیریں بدل سکتی ہیں۔ جو قوم اپنی ذمہ داریوں سے بیگانہ اور اپنی حالت آپ بدلنے کے احساس سے خالی ہو اور صرف حکومت کے چند افراد سے معجزوں کی توقع رکھتی ہو، وہ خدا کے اس اٹل قانون سے بے خبر ہے کہ جب تک کوئی قوم اپنی حالت بدلنے کی فکر نہ کرے اللہ تعالےٰ اُسکی حالت نہیں بدلتا۔ دُنیا کی ہر قوم کو صرف وہی مل سکتا ہے جس کی وہ اپنے عمل سے مستحق ہو۔ ترقیاتی اسکیموں اور مادّی تعمیرات کے ساتھ ساتھ تعمیرِ اخلاق پر بھی زیادہ زور دینے کی ضرورت ہے۔

نشری تقریر، یوم آزادی

لاہور، ۱۴؍اگست ۵۶ء

نتیجہ خدا کے ہاتھ میں ہے

میں نہیں سمجھتا کہ لوگ سعی و
وجہد پر توجہ مرکوز کرنے کے بجائے
نتائج کی پرواہ زیادہ کیوں کرتے ہیں۔
ہمارا اس بات پر یقین و ایمان ہونا
چاہیئے کہ انسان کے اختیار میں صرف
کوشش کرنا ہے، نتیجہ تو خُدا کے
ہاتھ میں ہوتا ہے۔

جلسہ عام موچی گیٹ، لاہور

۶ر اپریل ۱۹۵۶ء

حق کی فتح صبر و تحمل سے ہوتی ہے!

میں امید کرتا ہوں کہ دُنیا کے فلسفی حق و صداقت کے جویا ہونے کا اپنا پُورا حق ادا کریں گے۔ اور انسانی ذہن کو صراطِ مستقیم کی جانب رجوع کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی طریقہ تلاش کر سکیں گے۔ میرا ذاتی طور پر یہ عقیدہ ہے کہ صرف صبر و تحمل سے ہی حق کی فتح ہوتی ہے۔

تیسری پاکستان فلسفہ کانگرس کا افتتاح

پشاور، ۱۰؍ اپریل ۱۹۵۶ء

حق گوئی!

اگر عوام حق گوئی و بے باکی کو شعار بنائیں، اور مجرموں کی پشت پناہی نہ کریں تو حالات سدھر سکتے ہیں۔

لاہور، ۳۰ رجولائی ۱۹۵۶ء

صحیح جانشین بنو!

ہمیں غلامی کے زمانے کی ذہنیت کو ختم کر دینا چاہئے۔ اور محسوس کرنا چاہئے کہ اب ہم سب اس ملک کے مالک ہیں۔ ہمیں اب آزادی کی ذمہ داریوں کے گراں بار کو اُٹھانے کے لئے تیار ہونا چاہئے۔ ہم کو سچا مسلمان بننا چاہیئے اور اپنے آپ کو اپنے اسلاف کا صحیح جانشین ثابت کرنے کے لئے کوئی کسر اُٹھا نہ رکھنا چاہیئے ؞

لاڑکانہ

۱۷ اپریل ۱۹۵۶ء

پاکستان زندہ باد!

آپ کسی کے لئے (میرے لئے بھی) "زندہ باد" کا نعرہ نہ لگائیں۔ کیونکہ کسی نے اب تک آپ کی صحیح طور پہ خدمت نہیں کی ہے۔ آپ کو صرف "پاکستان زندہ باد" اور "اللہ اکبر" کا نعرہ بلند کرنا چاہیئے۔ پاکستان زندہ ہے تو ہم سب زندہ ہیں۔

نواب شاہ سرکٹ ہاؤس

۱۴ر دسمبر ۱۹۵۵ء

اصلاحی کام پہلے اور سیاست بعد کو!

بدقسمتی سے ہمارے ملک میں
سارا زور سیاسیات پر صرف کیا جاتا ہے
جب کہ سیاسی آزادی کے بعد سیاسیات کو
اپنی انفرادی اور اجتماعی سرگرمیوں میں آخری
درجہ دے کر ہمیں اپنی تمام تر قوتیں تعمیری
اور اصلاحی کاموں پر صرف کرنا چاہئے تھا۔

نشری تقریر - لاہور
۲ر جولائی ۱۹۵۶ء

اپنے نفس کا محاسبہ کیجئے!

شراب نوشی کو بند کرانے کی بہترین صُورت یہ ہے کہ لوگوں سے مذہبی قوانین پر عمل کرایا جائے۔ اگر لوگ اپنے نفس کا محاسبہ کرنے لگیں تو اس قسم کی کسی بندش کی ضرورت نہیں ہے میرا دل تو یہ چاہتا ہے کہ ایسے گنہگاروں کو گولی مار دی جائے۔ آپ چاہیں تو ایسا قانون نافذ بھی کیا جاسکتا ہے۔

(اخبار نویسوں سے خطاب
لاڑکانہ، ۲۱ر دسمبر ۱۹۵۵ء)

رشوت دینے والا زیادہ گنہگار ہے!

المناک حقیقت یہ ہے کہ لوگ ذاتی مفاد حاصل کرنے کے لئے رشوت دینے میں شرم محسوس نہیں کرتے۔ جو شخص کسی راشی حاکم کو رشوت دیتا ہے وہ اس سے زیادہ مجرم ہے۔

(جلسہ عام موچی دروازہ۔ لاہور
۶ر اپریل ۱۹۵۶ء)

پہلے اپنے اعمال کو جانچئے!

آپ دوسروں کی غلط کاریوں کے لئے اپنے آپ کو جوابدہ نہ سمجھیں اگر آپ اپنے افعال کا خوداعتمادی کی روشنی میں جائزہ لیں تو آپ مُلک کے لئے بیش قیمت ثابت ہو سکتے ہیں۔ اپنے آپ کو صراطِ مستقیم پہ قائم رکھئے۔ اور پاکستان کو دُنیا کے عظیم ترین ممالک میں شمار ہونے کے قابل بنائیے۔

کراچی یونیورسٹی کی پولیٹیکل سائنس سوسائٹی کے
مباحثہ کا افتتاح

۱۵ر فروری ۱۹۵۶ء

اپنی مدد آپ کرو

لوگوں کو چاہئے کہ وہ اپنی مدد آپ کرنے کی عادت ڈالیں۔ اور اپنے ماحول کو حتی المقدور صحت مند رکھیں مختصر سی امدادی پارٹیاں بنائیں اور سماجی بہبود کے کام پر روزانہ کچھ وقت صرف کریں۔

(لاہور کے سیلاب زدہ علاقوں کے دورہ میں عام لوگوں سے خطاب
۲۰ اکتوبر ۵۵ء)

خدمتِ خلق کا اجتماعی شعور

یہ کام عوام کا ہے کہ وہ اعلیٰ اقدار کا حامل ایک ایسا معاشرہ عالمِ وجود میں لائیں جو پاکستان کی اسلامی مملکت کے شایانِ شان ہو۔ پولیس بوقت ضرورت مدد تو دے سکتی ہے لیکن اُس سے خدمت کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ خدمتِ خلق کا ایسا اجتماعی شعور پیدا کیجئے کہ اگر کوئی شخص چوری کرے تو اُسے سب مل کر خود پولیس کے حوالے کر دیں اور کسی حالت میں بھی جھوٹی گواہی نہ دیں۔

(دعوت استقبالیہ مزنگ لاہور۔

۳؍جون ۵۶ء

رشوتؔ خوری

میں عوام سے مطالبہ کرتا ہوں کہ رشوت خوری اور بدعنوانیوں کی لعنت سے نجات حاصل کرنے کے لئے خود کو خوف و دہشت سے چھٹکارا دلائیں۔ اب تو وہی اس مُلک کے اصل فرمانروا ہیں۔

(پریس کانفرنس
پشاور ۲۴ نومبر ۶۵ء)

عوامی بہبود کے کام

کوئی بھی حکومت خواہ وہ کتنی ہی ترقی پسند اور عوام دوست ہو اس وقت تک قومی بہتری کے کام خاطر خواہ طور پر انجام نہیں دے سکتی، جب تک ملک کے مختلف طبقوں اور خصوصاً سیاسی جماعتوں کے افراد اس سے تعمیری اور عوامی فلاح و بہبود کے کاموں میں سرگرم تعاون نہ کریں۔

(نشری تقریر
لاہور - ۳۱ جولائی ۱۹۵۶ء)

مسلمان کو غنڈے کا ڈر!!

اگر ہم خدائے واحد پر ایمان رکھتے ہیں تو پھر ہمیں کسی غنڈے کا ڈر نہیں ہونا چاہئے۔ افسوس کہ ہم سب برائے نام مسلمان ہیں۔ اور خدا پر پوری طرح بھروسہ نہیں رکھتے۔

ایک غنڈے کی شکایت کرنے والے سے

گوجرانوالہ۔ ۸ جنوری ۱۹۵۶ء

اجتماعی فلاح کیلئے کام کرو

جذباتی نعرہ بازی سے کوئی کام نہیں ہوسکتا۔
ہم کو جمہوریہ پاکستان کی خدمت عملی طور پر کرنا چاہیے
ذاتی نمود و نمائش اور جلبِ منفعت کے جذبات سے
بالاتر ہو کر اجتماعی فلاح و بہبود کے لئے کام کرنا ہی
پڑے گا۔

(اسلامی جمہوریہ پاکستان کا یوم تشکر

لاہور، ۲۳ر مارچ ۵۶ء)

مشکلات نعروں سے دور نہیں ہوں گی

ملک کو بڑی مشکلات کا سامنا ہے اور ان مشکلات کو محض باتوں یا نعروں سے دور نہیں کیا جا سکتا۔ عوام کا فرض ہے کہ وہ اپنے اختلافات ختم کر کے ملک کی بھلائی کیلئے متحد ہو کر کام کریں۔

(استقبالیہ مجمع سے خطاب
کراچی۔ ۲۰ رجون ۵۶ء)

بیرونی امداد

اگر کوئی بیرونی ملک مدد دیتا ہے تو یہ خوشی کی بات ہے۔ لیکن کسی سے بھیک نہیں مانگنا چاہیئے۔ بلکہ اپنی مدد آپ کرنا چاہیئے۔

(اخبار نویسوں سے انٹرویو،
لاہور اسٹیشن ۱۷ نومبر ۵۵ء)

زبان کے جھگڑوں میں مت پڑو

ہماری مذہبی زبان تو عربی ہے۔ جو نہ مجھے آتی ہے اور نہ تمہیں۔ اس لئے زبان کے جھگڑوں میں مت پڑو۔ زبان کے جھگڑوں سے ملک اور قوم کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے والے لوگ ملک و ملت کے دشمن ہیں

(ایک طالب علم سے
گوجرانوالہ ۸؍ جنوری ۵٦)

اجتماعی مفاد کیلئے کام کرو

میں لوگوں سے یہ کہتے ہوئے کبھی نہیں تھکوں گا کہ عام آدمی سے لے کر اعلیٰ عہدیداروں تک کو اپنا نقطۂ نگاہ تبدیل کرنا چاہئے۔ اجتماعی مفاد کیلئے کام کرنا سیکھنا چاہئے نہ کہ ذاتی مفاد کیلئے۔ آزادی کا تقاضا ہے کہ بے غرض خدمات انجام دی جائیں۔

(گوجرانوالہ

۱۰ر جنوری ۶۵ء)

عوام میں پھوٹ کا نتیجہ

ملک کی سیاسی اور سماجی زندگی میں اتحاد کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ آپس کی پھوٹ کے نتیجہ میں ملک کی بے لوث خدمت کرنے کے مواقع ہاتھ سے نکل جاتے ہیں۔ ہم میں خودغرضی پیدا ہوگئی ہے اور جب تک ہم میں خودغرضی موجود رہے گی ہم اپنا کام صدق دل سے انجام نہیں دے سکتے۔

(کراچی یونیورسٹی کی پولیٹیکل سائنس سوسائٹی کے مباحثہ کا افتتاح

۱۵ر فروری ۵۶ء)

ٹھوس کام کی ضرورت

آج پاکستان کو پہلے سے زیادہ ٹھوس
کام، اتحاد، مقصد کی ہم آہنگی اور باتیں کم کرنے
کی ضرورت ہے۔

(اخبار نویسوں سے انٹرویو
پشاور، ۲۵ اکتوبر ۵۵ء)

پوری قوم کی ذمہ داری

ہمیں جو انتظامی مشنری ورثہ میں ملی ہے وہ ایک غیر ملکی حکومت کا ترکہ ہے۔ اس مشنری کو تبدیل کرنا ایک شخص کے بس کی بات نہیں ہے پوری قوم کی کوششوں سے ہی انتظامیہ میں صحت مند تطہیر کی جا سکتی ہے۔ ہر محبّ وطن اور دیانت دار پاکستانی کا فرض ہے کہ وہ سماج دشمن عناصر کی سرگرمیوں کو بے نقاب کر کے حکومت کے ہاتھ مضبوط کریں۔

(جلسہ ری پبلکن پارٹی

کوئٹہ، ۱۸ جون ۵۶ء)

معیارِ زندگی کیسے بلند ہو

اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارا معیارِ زندگی جلد سے جلد بلند ہو تو، قوم کے ہر سمجھ دار شخص کا فرض ہے کہ وہ قومی اصلاح کی مخلصانہ کوششوں میں مصروف ہو جائے۔ ہمارے عوام کے نظریات و خیالات میں مناسب تبدیلیوں کی جو ضرورت ہے، اُس کے لئے پوری قوم میں ذہنی شعور و ذمہ دارانہ اندازِ فکر، روشن خیالی اور وسعتِ نظر پیدا کرنا ہو گی۔

(یومِ آزادی پر نشری تقریر
لاہور ۱۴ اگست ۱۹۵۶)

عدالتوں کے بجائے محلّہ کمیٹیاں

آپس کے جھگڑوں کو لے کر عدالتوں کی طرف دوڑنے کی عادت اب لوگوں کو ترک کر دینا چاہیئے۔ اپنے تنازعات کے تصفیہ کیلئے آپ عدالتوں کے بجائے محلّہ کمیٹیوں سے رجوع کیا کریں۔ باہمی افہام و تفہیم نیز بحث و مباحثہ کے ذریعہ، بہتر طریقہ پر زندگی کی الجھنوں کو سلجھایا جا سکتا ہے۔ اور اگر ضرورت ہو تو آپ ڈپٹی کمشنروں سے رجوع کریں۔ مجھے توقع ہے کہ وہ تنازعے کا سبب دور کرنیکے لئے بڑی خوشی سے وقت دیں گے۔

(جلسہ عام۔ موچی دروازہ
لاہور، ٦ اپریل ۱۹۵٦)

مزارعین

اور

مہاجرین

دیہاتی آبادی کی خدمت کرو

دیہات کی فلاح وبہبود کا کام کرنے والوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ آپ کی صلاحیت اور کامیابی پر ملک کی ترقی و وخوش حالی کا انحصار ہے۔ پاکستان کی ۸۰ فیصدی آبادی دیہات میں بستی ہے۔ اور آپ کی طرح کے تربیت یافتہ نوجوان اگر ایمانداری سے کام کریں تو دیہات کے لوگوں میں اپنی مدد آپ کرنے کا ولولہ پیدا کر سکتے ہیں ؛

(ادارہ امداد دیہات

پشاور - ۲ راپریل ۱۹۵۶ء)

مزارعین کی نو آبادکاری

میری حکومت سابق صوبہ پنجاب میں بیدخل شدہ مزارعین کی نو آبادکاری سے غافل نہیں ہے۔ سب جانتے ہیں کہ یہ بے دخلیاں سابق حکومتوں کی پالیسیوں اور فیصلوں کا نتیجہ ہیں۔ جن کے حل کی ذمہ داری ہم پر آن پڑی ہے۔ ہم نے ان مزارعین کو سرکاری زمینوں پر آباد کرنے کی اسکیم تیار کر کے متعلقہ حکام کو جلد سے جلد عمل درآمد کی ہدایات جاری کی ہیں۔ اور ہم اُس وقت تک آرام سے نہیں بیٹھیں گے، جب تک تمام مستحق، بے دخل شدہ مزارعین کو آباد نہ کیا جائے۔ میں بے دخل شدہ کاشتکاروں کو ایک دفعہ پھر یہ ——— مشورہ دوں گا کہ وہ مفاد پرست لوگوں کی گمراہ کُن باتوں میں نہ آئیں۔

(نشری تقریر، لاہور
۳۱ ر جولائی ۱۹۵۶ء)

کاشتکار بے دخل نہیں ہونگے

محنت کش افراد کو زرعی پیداوار میں اُن کا جائز حِصّہ مِلنا ہی چاہیئے۔ اور یہ اختیار ہرگز زمینداروں کو حاصل نہیں ہونا چاہیئے کہ وہ کاشتکاروں کو بے دخل کر سکیں؎

(پریس کانفرنس
کراچی ۲ر نومبر ۱۹۵۵ ء)

ہر کاشتکار کو زمین ملے گی

حکومت کی پالیسی کے مطابق کسی بھی مزارع کو زمین سے محروم نہیں کیا جائے گا۔

(لاہور

۳۰ر جولائی ۱۹۵۶ء)

مہاجرین کی آبادکاری

مہاجرین کو ان کی الاٹمنٹوں سے
بے دخل نہیں کیا جائے گا۔ اگر کسی مہاجر کو
اُس کے مکان سے بے دخل کرنے کی
ضرورت محسوس ہوئی تو اُسے متبادل جگہ
دی جائے گی۔ مہاجرین کی آبادکاری میری
حکومت کا فرض ہے۔

(مہاجرین کے وفد کو یقین دہانی
لاہور ۔ ۳ ر نومبر ۱۹۵۶ء)

مہاجرین کے لئے مکانات

صرف حیدرآباد میں ہی، مہاجرین کے لئے مکانات بنانے کے واسطے حکومت نے بیس لاکھ روپے کی رقم منظور کی ہے ؂

(لاہور
۳۰، جولائی ۱۹۵۶ء)

تعلیم

طلباء

اور

خواتین

تباہ کن طاقت تعمیر کے کام بھی آ سکتی ہے

آج جس زمانہ میں ہم رہتے ہیں،
یہ ایٹمی عہد ہے۔ اور اس زمانے میں اگر
ایک بار تشدد کا استعمال کسی مُلک کی طرف
سے شروع ہو جائے تو اُس کا انجام
بڑا ہی ہولناک ہوگا۔ اس لئے آج ڈاکٹروں
اور سائنس والوں کا فرض ہے کہ وہ
اِس تباہ کُن طاقت کے خاتمہ پر توجہ مرکوز کریں
اور اِس طاقت کو تعمیری مقاصد کے لئے کام میں
لائیں ۔

(چوتھی پاکستان میڈیکل کانفرنس کا افتتاح
پشاور - ۲ اپریل ۱۹۵۶ء)

قبائلی علاقوں کے لئے مدارس

قبائلی علاقوں کے لئے تعلیمی سہولتیں منصوبے کے مطابق بروئے کار لائی جائیں گی۔ حکومت نے طے کیا ہے کہ پشاور یونیورسٹی میں ایک ایسا ہوسٹل تعمیر کیا جائے گا جو قبائلی علاقوں کے طالب علموں کے لئے وقف ہوگا۔ اور بیرونی ممالک میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے قبائلی علاقوں کے طالب علموں کے واسطے کچھ وظیفے مخصوص کر دئے گئے ہیں۔

(احمد زئی و عثمان زئی قبائل سے خطاب
بنوں، ۲۱ نومبر ۱۹۵۵ء)

اسکولوں کے لئے زمین دو

حکومت ہر گاؤں میں ایک پرائمری اسکول قائم کرنا چاہتی ہے۔ لیکن اس سلسلہ میں عوام کے تعاون کی ضرورت ہے میں خوش حال لوگوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اسکول کی عمارتوں کے لئے زمین دیں اور تعلیم یافتہ حضرات رضا کارانہ طور پر اسکولوں میں تعلیم دیں کیونکہ اساتذہ کی بے حد کمی ہے ؞

(گوہاٹی کے لوگوں سے خطاب
۳۰ ر دسمبر ۱۹۵۵ء)

طالب علموں سے مستقبل کی امیدیں وابستہ ہیں

مجھے آپ کے ساتھ کچھ وقت گزارنے کی اس لئے مسرت ہے کہ آج کے طالبعلموں سے ہی ملک کے مستقبل کی اُمیدیں وابستہ ہیں ۔ طالب علم اس بات کو سمجھیں اور نہ صرف سمجھیں بلکہ پاکستان کی فلاح کے لئے کام کریں ۔ آپ جو کچھ بھی کریں ، اُسے ایمانداری اور ولولے کے ساتھ کیجئے ۔

(کراچی یونیورسٹی کی کیمیکل سوسائٹی کے عہدیداروں سے خطاب

مورخہ ۶ مارچ ۱۹۵۶ء)

تعلیم کو محض معاش حاصل کرنے کا ذریعہ نہ بناؤ

اب طلبا کو عہد غلامی کی ذہنی کیفیت بدل دینا چاہئے جبکہ وہ محض معاش حاصل کرنے کے لئے تعلیم پانا چاہتے تھے ۔ اب پاکستان کے آزاد شہریوں کی حیثیت سے اُن میں پاکستان کی سربلندی کے لئے کام کرنا چاہئے ۔ تعلیم آپ کو ملک کی صحیح خدمت کے قابل بنا سکتی ہے ۔ اپنے احساسات کو دوسروں پر ظاہر کرنے کی قابلیت پیدا کیجئے. نیز دُوسروں کے مختلف خیالات کو ٹھنڈے دل سے سمجھئے اور غیر مفید باتوں کو رد کرنے کے ساتھ ہی مفید چیزوں کو قبول کرنے کی وسعت نظر پیدا کیجئے ۔

(یونیورسٹی کے طلباء اور اسٹاف سے خطاب
پشاور، ۲۲ دسمبر ۱۹۵۵ء)

طلباء سماجی خدمت کریں

پاکستان میں سماجی خدمت کرنے والوں کا قحط ہے۔ طالب علموں کا فرض ہے کہ وہ اِس مقصد کے لئے تعطیلات میں کم از کم دو ہفتے کا وقت دیں۔ اور دیہات نیز کراچی ایسے بڑے شہروں کے غریب محلوں میں جا کر لوگوں کے مسائل کو براہِ راست سمجھیں اور اُن کی روزمرہ کی مشکلات میں ان کی مدد کریں۔ افسوس! سماجی خدمت کا کوئی ایک ادارہ ہمارے ملک میں واقعی طور پر موجود نہیں ہے ؛

کراچی یونیورسٹی کی کیمیکل سوسائٹی کے عہدیداروں سے خطاب

(مورخہ ۶ مارچ ۱۹۵۶ء)

طلباء کی ذمہ داریاں

طلباء کو عملی سیاسیات میں حصّہ لینے کے بجائے اپنی تمام تر توجّہ پڑھائی کی طرف مبذول کرنا چاہیئے۔ اور فرصت کے وقت بنی نوع انسان کی بے غرض خدمت کرنا چاہیئے۔ مُلک و قوم کی طرف سے طلباء پر بھاری ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں۔ درحقیقت طلبا ہی قوم کے مستقبل کے معمار ہیں۔ ہر طالب علم کا فرض ہے کہ وہ چھٹیوں میں کم سے کم پندرہ روز دیہات کا دورہ کر کے اپنے دیہاتی بھائیوں کے مسائل کو سمجھنے کی کوشش کرے اور اُن کی مشکلات کو دُور کرنے میں اُن کی اس طرح مدد کرے کہ انہیں صحت و صفائی، اتحاد و یک جہتی اور کفایت شعاری کی عادت ڈالنے کی تلقین کرے۔

(طلباء کے وفد سے خطاب
لاہور اسٹیشن، ۲۸ جون ۱۹۵۵ء)

طلبأ اور طالبات فوجی تربیت حاصل کریں

ساری دُنیا جانتی ہے کہ پاکستانیوں کا نصب العین امن پسندی ہے۔ لیکن ہم پاکستان کی سالمیت و استحکام کے خلاف ایک حرف بھی برداشت نہیں کریں گے۔ ہائی اسکول اور کالجوں کے لڑکوں اور لڑکیوں، دونوں کو فوجی تربیت دینے کا میں حامی ہوں۔

(انجمن حمایت اسلام کا ۶۲ واں سالانہ اجلاس

لاہور، ۲ را پریل ۱۹۵۶ء)

معاشرتی کام اور خواتین

خواتین خلوص دل کے ساتھ سوشل سروس کے لئے اپنی زندگی وقف کردیں۔ آج کل ملک کو ایسی خواتین کارکنوں کی اشد ضرورت ہے۔ جو مغربی پاکستان میں معاشرتی بہبود کے کام کے لئے میدان عمل میں آئیں۔

(خواتین یونائیٹڈ فرنٹ کے وفد سے خطاب
لاہور، یکم نومبر ۱۹۵۵ء)

- گھریلو صنعتیں
- سرمایہ دار
- اور
- مزدور

گھریلو صنعتوں کی اہمیت

اگرچہ کپڑے کی بڑی مشینی صنعت کو ہم ہر طرح کی امداد دینا چاہتے ہیں، لیکن ہم اسی کے ساتھ دستی کرگھوں کے وجود اور اہمیت کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ اس وقت ملک میں تقریباً پانچ لاکھ دستی کرگھے ہیں اور اُن پر تقریباً تیس لاکھ افراد کی گزر اوقات کا انحصار ہے۔ حکومت کی یہ خواہش اور پالیسی ہے کہ کپڑے کی دستی صنعت مشینی صنعت کے پہلو بہ پہلو پروان چڑھ سکے۔ اور اس سلسلہ میں حکومت نے "دریافت حقائق کی کمیٹی" مقرر کی ہے تاکہ وہ اس سلسلہ میں منصوبہ اور طریقہ کار تجویز کر سکے۔

(کاٹن ٹیکسٹائل ایڈوائزری کمیٹی کا نواں اجلاس

لاہور، ۱۹ دسمبر ۵۵ء)

زیادہ قیمت دے کر بھی ملکی مصنوعات خریدئیے

ملک کا دستور مکمل ہو جانے کے نتیجہ میں حکومت بڑے بار سے سبکدوش ہو گئی ہے۔ اب نجی اور حکومت کے ذرائع کو صنعتی ترقی کے لئے بہتر طور پر مجتمع کیا جا سکے گا۔ ضرورت ہے کہ عام لوگ ملکی صنعتوں کی حوصلہ افزائی کیلئے دیسی مصنوعات کو بدیسی مصنوعات پر ترجیح دیں، خواہ اُنہیں قدرے گراں قیمت ہی کیوں نہ ادا کرنی پڑے۔

منٹو پارک لاہور میں پاکستان کے صنعتی میلہ
کا افتتاح - ۱۴ مارچ ۵۶ء)

کپڑے کا معیار بہتر بنایا جائے

ہمارے سوتی کپڑے کا معیار عموماً پست ہے۔ ہمارے صنعتکاروں کو کپڑے کی پیداوار کے معیار کو بلند کرنے کیلئے فوری توجہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ کپڑے کے بازار میں ایک عالمگیر مقابلہ ہے۔ حکومت آپ کی اس سلسلہ میں ہر ممکن مدد کرے گی تاکہ آپ کپڑے کی پیداوار کے معیار کو بلند کر سکیں

(کاٹن ٹیکسٹائل ایڈوائزری کمیٹی کا نواں اجلاس

لاہور ۱۹ دسمبر ۱۹۵۵ء)

... ورنہ عوام برداشت نہیں کریں گے

سرمایہ داروں کا فرض ہے کہ وہ اسکول، ہسپتال اور کالج کھولیں۔ ورنہ عوام اُنہیں برداشت نہیں کریں گے۔

(ایبٹ آباد۔ ۲۹ر جولائی ۵۶ء)

آجر و مزدور میں بہتر تعلقات کی ضرورت

تجارتی اداروں کی کامیابی اور قومی ملکیت کے مفاد میں ضروری ہے کہ آجر و مزدور باہمی مفاد کا پورا تحفظ کریں۔ وہ لوگ قابل مذمت ہیں جو کام کرنے والوں کے سود و بہبود کو یا آجروں کے مفاد کو نظرانداز کر دیتے ہیں۔

(پشاور بس اسٹیشن کا افتتاح

۱۲ر جنوری ۵۶ء)

کارخانہ داروں سے اپیل

میں کارخانہ داروں سے اپیل کروں گا کہ وہ مزدوروں کی خوشحالی کے لئے اپنا سرمایہ استعمال کریں۔ اس سلسلہ میں میری خواہش ہے کہ انہیں معاشی فراغت، رہنے کے لئے اچھا کوارٹر، بچوں کی تعلیم کیلئے اسکول اور صحت کے لئے دوائیں فراہم کی جائیں۔

(جلسہ عام۔ لائل پور

۴؍جولائی ۵۶ء)

مزدوروں کو مشورہ

کارخانے میں کام کرنے والوں کو قانون اپنے ہاتھ میں نہیں لینا چاہئے بلکہ اپنی شکایات رفع کرانے کیلئے قانونی طریقہ کار اختیار کرنا چاہئے۔ جو لوگ غلط کار لوگوں کے ہاتھوں میں کھیل رہے ہیں، یقیناً انہیں ملک کی فلاح بہبود کی پروا نہیں ہے۔

(مردان پریمیئر شوگر مل کے مزدوروں سے خطاب)

(۳۰ دسمبر ۶۵ء)

مزدور ہوشیار رہیں

میں مزدوروں سے بھی کہوں گا کہ وہ کمونسٹ لیڈروں کی چالوں سے بچیں اور تخریب کے جذبہ سے نفرت کریں۔ اور اپنے ملک کی فلاح کے لئے کوشاں رہیں۔

(جلسہ عام، لائل پور
۴ رجولائی ۱۹۵۶ء)

ذخیرہ کتب:۔ محمد احمد ترازی

محمد اسماعیل ذبیح
پبلسٹی سکرٹری
پاکستان ری پبلکن پارٹی - لاہور
نے علمی پرنٹنگ پریس، ہسپتال روڈ لاہور
سے چھپوا کر
شعبۂ نشر و اشاعت
ری پبلکن پارٹی - لاہور
کی طرف سے شائع کیا۔